بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ - ۱۳ وفا ۱۳۴۸ھش - ۱۳ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۶۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کے لوازمات میں سے اوّل یہ ضروری ہے کہ اعمالِ صالحہ اور اعتقاد پیدا کریں

جو شخص اعتقاد صحیح اور اعمالِ صالحہ کے بغیر دُعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے

"خدا تعالیٰ نے جو اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ فرمایا یہ نری لفاظی نہیں ہے بلکہ انسانی شرف اسی کا متقاضی ہے۔ مانگنا انسانی خاصہ ہے۔ اور جو استجابت جو اللہ تعالیٰ کا نہیں وہ ظالم ہے۔ دُعا ایک ایسی سرور بخش کیفیت ہے کہ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں کن الفاظ میں اس لذت اور سرور کو دُنیا کو سمجھاؤں۔ یہ تو محسوس کرنے ہی سے پتہ لگے گا۔ مختصر یہ کہ دعا کے لوازمات سے اوّل ضروری یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ اور اعتقاد پیدا کریں۔ کیونکہ جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمالِ صالحہ سے کام نہیں لیتا اور دعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ تو بات یہ ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا میں یہ مقصود ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتمّ کر اور پھر یہ کہہ کر کہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اور بھی صراحت کر دی کہ ہم اس صراط کی ہدایت چاہتے ہیں جو منعم علیہ گروہ کی راہ ہے اور مغضوب گروہ کی راہ سے بچا جن پر بداعمالیوں کی وجہ سے عذابِ الٰہی آگیا۔ اور الضّالین کہہ کر یہ دُعا تعلیم کی کہ اس سے بھی محفوظ رکھ کر تیری حمایت کے بدوں بھٹکتے پھریں۔ ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس جگہ لف و نشر مرتّب ہے۔ اوّل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ اللہ مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ ہر ایک خوبی کو اپنے اندر رکھنے والا اور ہر ایک عیب اور نقص سے منزّہ ہے۔ دوم رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ سوم اَلرَّحْمٰنِ چہارم اَلرَّحِيْمِ۔ پنجم مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اب اس کے بعد جو درخواستیں ہیں وہ ان پانچوں کے ماتحت ہیں۔ اب سلسلہ یوں شروع ہوتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ یہ فقرہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے مقابل ہے یعنی اے اللہ تُو جو ساری صفاتِ حمیدہ کا جامع ہے اور تمام بدیوں سے منزّہ ہے تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔۔۔۔ پس اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ کے بالمقابل ہے کیونکہ ہدایت پانا کسی کا حق تو نہیں ہے بلکہ محض رحمانیتِ الٰہی سے یہ فیض حاصل ہو سکتا ہے۔ اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ + اَلرَّحِيْمِ کے بالمقابل ہے۔ کیونکہ اس کا وِرد کرنے والا رحیمیت کے چشمہ سے فیض حاصل کرتا ہے۔ اور اس کے یہ معنی ہیں کہ اے رحمِ خاص سے دعاؤں کے قبول کرنے والے ان رسولوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کی راہ ہم کو دکھا جنہوں نے دعا اور مجاہدات میں مصروف ہو کر تجھ سے انواع و اقسام کے معارف اور حقائق اور کشوف اور الہامات کا انعام پایا اور دائمی دعا اور تضرّع اور اعمالِ صالحہ سے معرفتِ تامّہ کو پہنچے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۳)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۲ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۲ وفا۔ حضور ایدہ اللہ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے اپنے متعدد گزشتہ خطباتِ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اسلام کے اقتصادی نظام کو دُنیوی فلسفوں پر مبنی جُملہ دیگر اقتصادی نظاموں پر یہ عظیم الشان فوقیت حاصل ہے کہ یہ نظام مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کا مصداق ہوتے ہوئے ایک ایسا بابرکت نظام ہے جس سے حقیقی عبادت کے جملہ تقاضے باحسن وجوہ پورے ہوتے ہیں اور انسان اِس نظام کو کما حقہٗ اپنانے کے نتیجہ میں رضائے الٰہی کی جنّتوں میں داخل ہونے کے قابل بن جاتا ہے۔

حضور نے حقیقی عبادت کے گیارہ تقاضوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جن پر حضور گزشتہ خطبات میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں علی الخصوص چوتھے تقاضہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ چوتھا تقاضہ یہ ہے کہ انسان نفسِ امّارہ سے مغلوب نہ ہو بلکہ اس پر غالب آکر نفسِ لوّامہ کی طرف بڑھے اور نفسِ مطمئنہ کی تلاش میں اپنی زندگی گزارے۔ حضور نے واضح فرمایا کہ کس طرح اسلام کے اقتصادی نظام میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ انسان نفس کی آفات سے محفوظ رہتے ہوئے اپنی معاشی جدّوجہد اور اقتصادی معاملات میں بھی حقیقی عبد ہونے کے مقام سے نہ گرنے پائے بلکہ اس میں ترقی کرتا چلا جائے۔ اِس ضمن میں حضور نے آفاتِ نفس میں سے علی الخصوص ظلم، حرص و آز، حسد، بخل اور ریا اور نام و نمود کا ذکر کر کے بتایا کہ یہ آفاتِ نفس کس طرح اقتصادی معاملات میں فساد پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں اور کس طرح اسلام نے اپنے اقتصادی احکام کے ذریعہ اِن آفاتِ نفس کا قلع قمع کر کے دُنیا میں اقتصادی غلامی کی بیخ کنی فرمائی ہے۔ حضور نے احتکار، سود، حرص، حسد، بخل اور ریاء کی ممانعت سے متعلق اسلامی احکام بیان فرما کر اور اسکے بالمقابل زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر فرما کر بتایا کہ اسلام نے جو اقتصادی نظام پیش کیا ہے اس میں انسان جُملہ آفاتِ نفس سے محفوظ و مامون ہو کر اِس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ ہر لحاظ سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد ثابت کرتا چلا جائے۔

حضور کا یہ پُر معارف خطبہ پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے حقیقی عبادت کے پانچویں تقاضے یعنی احکامِ الٰہی کی کما حقہٗ بجا آوری اور اسلام کے اقتصادی نظام میں اس کی کارفرمائی کا ذکر کیا۔ اِس کی تفصیل حضور انشاء اللہ آئندہ خطبات میں بیان فرمائیں گے۔

مسعود احمد پیشنر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ وفا ۱۳۴۸ ہش

تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ کس طرح ٹل سکتا ہے

(۲)

مسٹر ٹائن بی اس زمانہ میں بہت بڑے تاریخ دان ہیں جنہوں نے فلسفہ تاریخ پر بہت کچھ خامہ فرسائی کی ہے اور اس فلسفہ تاریخ کی بناء پر ایسے نتائج نکالنے کی کوشش کی ہے جو موجودہ زمانے کے لوگوں کے لئے سبق آموز ہو سکتے ہیں۔ تاہم انہوں نے سائنسی ترقی کی تاریخ سے جو امیدیں وابستہ کی ہیں وہ ایسی ہیں جن کو آج تک تاریخ جھٹلاتی آئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں انسان نے سائنسی ترقی کی ہے توں توں انسانوں میں بجائے یک جہتی اور محبت کے افتراق کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی گئی ہے۔ چنانچہ نیشنلزم (Nationalism) جو قبائلی تعصب کی بنیاد پر پروان چڑھا ہے اس کی موجودہ بے حد متعصبانہ صورت بھی سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ ارتقائی منازل طے کرتی رہی ہے۔ اس لئے اس ترقی کی تاریخ سے کوئی بہتری کی امیدیں وابستہ کرنا مسٹر ٹائن بی کی سادہ مزاجی کی چغلی کھا رہی ہے ؎

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ صرف مذہبی رہنما ہی ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے انسان کی قومی یا قبائلی جبلت کو بدلنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ ہر مذہب یہ کام سرانجام دیتا رہا ہے لیکن چونکہ اسلام کے سوا کوئی مذہب اپنی اصل صورت میں اس وقت پیش نہیں کیا جا رہا اور چونکہ تمام قدیم مذاہب پر وقت اور مقام کی چھاپ لگ چکی ہوئی ہے اور کوئی خالص دین سوا اسلام کے موجود نہیں ہے اس لئے ہم صرف اسلامی تعلیم ہی کو پیش کرتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی کہ جیسا کہ قرآن کریم کا دعوےٰ ہے یہ دین کی آخری صورت ہے اور اس میں تمام وہ دین مکمل طور پر آ گیا ہے جو مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتا رہا ہے۔

خود مسٹر ٹائن بی یہودیت اور عیسائیت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگرچہ ان کو اسلام فہمی کا بھی شاید دعوےٰ ہو مگر انہوں نے جو مضمون بھارت کے اخبارات میں لکھا ہے جس نے مسلمانوں کے جذبات کو بُری طرح ٹھیس لگائی ہے اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ٹائن بی کو اسلام کے متعلق صحیح علم قطعاً نہیں ہے۔ اگر انہوں نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے تو ضرور انہوں نے اپنے محدود تاریخی علم سے مقید ہو کر کیا ہے وہ اس دین کی وسعتوں کو اپنے ذہن میں سمیٹ نہیں سکے۔

پہلی بات جس کو چاہیئے کہ مسٹر ٹائن بی پیشِ نظر رکھیں وہ یہ ہے کہ اسلام کے اصولوں کے مطابق توحید پر ایمان لائے بغیر یہ توقع رکھنی کہ کبھی یہ دُنیا صرف ایک قوم بن جائے گی اور دُنیا میں ایک حکومت قائم ہو جائے گی اور Nationalism بے ضرر ہو جائے گا موہوم بات ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ انسان کسی کو اس کائنات کا خالق و مالک بھی نہ مانے اور اس میں ایسا اخلاقی معیار اُبھرے کہ دُنیا سے جنگ و جدل کا خاتمہ ہو جائے۔ مسٹر ٹائن بی محض عقل کی بناء پر کوئی ایسا محرک نہیں بتا سکتے جو یہ معجزہ کر کے دکھائے۔ سوال یہ ہے کہ جب یہ کائنات خود بخود بن گئی ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ زمین پر امن و امان قائم ہو یا باہم جنگ و جدل سے فنا ہو جائے۔ بلکہ عقل تو یہ کہتی ہے کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ یعنی کوئی سرا پھرا اُٹھے اور ایٹم بم تیار کرے جو ایک ہی وار میں دنیا کو فنا کر ڈالے تاکہ زندگی کے عذاب سے دُنیا رہائی حاصل کرے۔ آپ دیکھتے ہیں جیسا کہ آپ نے خود تسلیم کیا ہے انسان کی اکثریت ایسی ہے جس کو پیٹ بھر کر کھانا اور تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا اور سر چھپانے کے لئے ایک چھپر بھی میسر نہیں۔ جو حیوانوں سے بھی بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔ *

* پھر آپ دیکھتے ہیں کہ خاص کر یورپی تہذیبی سیکٹر میں لوگ محض نامساعد حالات کی وجہ سے خودکشیاں کر رہے ہیں۔ اگر کوئی شخص یا قوم ایٹم بم چھوڑ کر دنیا کو فنا کر دے تو یہ اکثریت جو روٹی۔ کپڑے اور رہائش کے مصائب سہہ رہی ہے۔ مادی نقطۂ نظر سے نجات نہ حاصل کر لے گی؟ اور اس عذاب سے رہائی نہ پا لے گی جس میں وہ گرفتار ہے؟ اس لئے کوئی عقلی محرک مسٹر ٹائن بی ایسا پیش نہیں کر سکتے جو انسان کو جنگ و جدل سے ہمیشہ کے لئے باز رکھے۔ ہاں صرف مذہب یعنی اللہ تعالےٰ پر ایمان ہی ہے جو ایسا کر سکتا ہے کیونکہ ایک مومن کی دُنیا موت تک نہیں بلکہ اس کے آگے بھی جاتی ہے۔ اور انسان کو ان تکالیف کو برداشت کرنا سکھاتی ہے جو انسان انسان کے لئے پیدا کرتا ہے۔ یہی نہیں آج بھی لاکھوں کروڑوں انسان ایسے ہیں جو صرف اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھنے کی وجہ سے بھوک ننگ الامکانی کی تکالیف خوشی سے برداشت کرتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ یہ دُنیا فنا ہو جائے۔

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز کی اہمیت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ"

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علیٰ من ترک الصلوٰۃ ص ۴۱-۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ انسان کے ایمان اور شرک و کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑنا ہے۔

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

مکرم نذیر احمد صاحب خادم از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

یوں تو دنیا میں بے شمار کتابیں ہیں لیکن اس وقت اس عظیم و مقدس کتاب کا کچھ ذکر کرنا مقصود ہے، جو اپنی عظمت و بلندی، حسن و جمال، دلکشی و دلآویزی، خوبی و محبوبی، برکت و تاثیر، نفسِ مضمون و ترتیب، زبان و بیان، جامعیت و اکملیت، دلائل و فضائل، فلسفہ و حکمت، حلقہ، قرأت و اشاعت، اعجاز نمائی اور نصب العین کے اعتبار سے تمام دوسری دینی و روحانی اور دنیوی و آسمانی کتابوں سے ممتاز رکھتی ہے۔

ہماری مراد قرآن کریم سے ہے جو خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی اور فلاح و بھلائی کے لئے آخری شریعت، دائمی و ابدی ضابطۂ حیات اور کامل ترین دستور العمل ہے۔ یہ سرچشمہ خیر و برکت اور منبع نور و ہدایت بلا شبہ "لا ناقصان را پیر کامل را راہنما" ہے۔ اس کتاب لاجواب کا ہر لفظ ابدالآباد تک قابلِ عمل اور چراغِ راہ ہے۔ مشیت اللہ کی رو سے یوم القیامت تک قرآن مبین کا ہر حرف قائم و دائم ہے اور اس کا ایک شعشہ بھی کبھی منسوخ و متروک نہیں ہو سکتا۔

قرآن ہی وہ کتاب رحمان ہے جس میں نسل آدم کی ہر علمی و روحانی اور دینی و اخلاقی ضرورت کا، ہر قسم کے بدلتے ہوئے حالات اور تغیر پذیر زمانوں میں بھی — پورا پورا سامان موجود ہے — کتنے خوش نصیب ہیں وہ بندگانِ خدا جو غور و تدبر سے اس صحیفۂ قدرت کا مطالعہ کرتے اور اس کی پاکیزہ نورانی ہدایات و تعلیمات کو اپنی عملی زندگی کا جزو بناتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ دینی و دنیوی رفعتوں اور عظمتوں سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اور علم و عرفان کے اس بحر بیکراں کے ملتہر غواص بن کر بے شمار معارف و حقائق اور علوم کے جواہر پاروں سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ فصاحت و بلاغت، علم و معرفت اور اعجاز نما تاثیرات و برکات سے بھرپور اس دریائے نور کی قادرانہ و خارقانہ تجلیات ہر عاشق قرآن کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتی ہیں کہ ؎

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

اس مرقع حسن و جمال اور گلستانِ ہدایت میں ہر نوع کے حسین و جمیل پھولوں کی دل و دماغ اور روح کو معطر کرنے والی خوشبوؤں سے مسحور ہو کر اور اس کی جامعیت و معنویت کی گیرائی و گہرائی اور ہمہ گیری کا احساس کر کے دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پہلے سمجھے تھے کہ موسےٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور سے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

اس کلام یزداں کی کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان کی دلکشی و دلربائی، اس کے بیان کی اعجاز نمائی اور اثر انگیز سحر آفرینی کو محسوس کر کے روح پروانہ وار اس کے نازل کرنے والے رب رحمان و منان پر فدا و قربان ہونے کے لئے بے تاب و بے قرار ہو جاتی ہے۔ اور اس کے عاشق صادق کے سینۂ صافی سے یہ مسحور کن نغمات پھوٹ نکلتے ہیں ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قسم ہے چاند اور رول کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحمٰں ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لؤلؤ ہے عماں ہے۔ وگر لعل بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وہ قول یاد آتا ہے۔ جب کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ صاحب قرآن نبی آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے تو آپ نے فرمایا۔

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ

کہ رحمتِ دو عالم کے اخلاق کی ہو بہو تصویر قرآن کریم ہے۔ آپ کے تمام اعمال و اقوال و اقوال اور ارشادات قرآن پاک کی روشن تفسیر اور پُر تنویر تعبیر تھے۔ آپ قرآنی احکامات و اوامر کے اسی طرح تابع تھے جس طرح نبض دل کے تابع ہوتی ہے۔ اور جن امور سے قرآن منع کرتا ہے۔ ان کے آپ کی سیرت و کردار میں پائے جانے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

پس سرورِ کائنات کی محبت کا دم بھرنے والے مخلص مومن و مسلمان کے تمام خیالات و جذبات اور خواہشات و مرضیات کا محور و مرکز قرآن ہی ہوتا ہے۔ وہ اسے بار بار پڑھتا، سمجھنے کی کوشش کرتا اور اس کے مطابق عمل کرنے کی والہانہ خواہش رکھتا ہے۔ اسے اسی کتاب لاریب کا حسن بھاتا ہے۔ وہ ہر دوسری کتاب سے بے نیاز ہو کر اسی صحیفۂ آسمانی کو اپنے سینہ سے لگاتا اور دل میں بساتا ہے اور

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

کے فرمان پر بصدق دل ایمان لاتے ہوئے اس سرچشمۂ خیر کے نازل کرنے والے اپنے محبوب و مقصود خدائے ودود کے حضور اپنی محبت و عقیدت کا نذرانہ ان الفاظ میں پیش کرتا ہے ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پہلے صحیفے سارے لوگوں نے ہیں بگاڑے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے

کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں اس سے سوا یہی ہے

اس تابناک حقیقت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ وہ تمام آسمانی صحیفے اور ہدایت نامے جو قرآن کریم سے پہلے مختلف زمانوں میں نسل انسانی کی ہدایت کے لئے نازل ہوتے رہے ہیں۔ وہ چونکہ وقتی و عارضی تعلیمات پر مبنی اور محدود زمانہ اور محدود لوگوں کے لئے تھے اس لئے اپنا کام اپنے کام اپنے زمانہ میں پورا کر کے قرآن حکیم سے پہلے ہی محرّف و مبدل اور کالعدم ہو چکے تھے۔ پھر جب آسمانی ہدایت کا نور دھندلا ہونے لگا۔ اور توحید حقیقی کی روشنی ماند پڑنے لگی۔ تو خدائے ذوالاقتدار نے ایک ایسی دائمی شریعت نازل فرمائی۔ جو ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ کا درجہ رکھتی تھی۔ اور اس آفتاب و مہتاب سے بڑھ کر پُر نور اور ضیا بار کتاب حق نے چونکہ ہمیشہ ہمیش قائم و برقرار اور سدا بہار رہنا تھا اس لئے اس کے نازل کرنے والے مالک و مختار نے یہ پُر شوکت اعلان بھی فرما دیا کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

ہم ہی نے اس ذکر مقدس (قرآن مجید) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی (ظاہری و معنوی) حفاظت فرمائیں گے۔ اس نور کو بجھانے اور اس کی روشنی کو مٹانے کے لئے ہزار کوششیں کی جائیں گی بے شمار طوفان اٹھیں گے۔ کوہستان ایڑی چوٹی کا زور لگائے گا۔ مگر ہم یہ باطل شکن اعلان کئے دیتے ہیں کہ ؎

نورِ فرقاں ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر کیا تھا۔ فرقانی نور اور قرآنی روشنی پھیلتی گئی، وہ مایوسی جو پہلی آسمانی کتابوں کے بے اثر ہونے سے دلوں میں پیدا ہو گئی تھی دور ہونے لگی، شکوک و شبہات اور کفر و شرک کے مکروہ بت دم توڑنے لگے۔ اور اس آفتاب آسمانی اور نور قرآنی کی پہلی کرن دیکھتے ہی توحید حق کے پرستار فخر و مسرت سے پکار اٹھے کہ ؎

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

عشاق قرآن کے دل علیٰ وجہ البصیرت یہ گواہی دینے لگے کہ:۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" ؎

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

ایک عاشق قرآن کی تمام لذت و سرور اور محبت قلبی و راحت جان کا حقیقی ذریعہ صرف قرآن ہی ہے۔ اسے کسی دوسری کتاب یا ناول سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا۔ وہ صرف قرآن کریم کو ہی اپنے سینہ سے لگا کر اس کی زندگی بخش تعلیمات اور حیات آفرین کلمات و فرمودات کو حرز جان بنا کر اور اس کے حسن ظاہری و جمال باطنی سے سرشار ہو کر بے اختیار یہ گیت گنگنانے لگتا ہے:۔ ؎

اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی
تو نور آں خدائی کیں خلق آفریدہ
میلم نماند باکس محبوب من توئی بس
زیرا کہ زاں فعال رس نورت بما رسیدہ

وہ اپنے محبوب و مقدس آقائے نامدار احمد مختار صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ اپنے پیش نگاہ رکھتا ہے کہ

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنی تمام خواہشات و مرضیات کو اس شریعت کے تابع نہ کر دے جو میں لایا ہوں۔"

اور پھر خدائے ذوالجلال کا یہ فیصلہ کن فرمان اسے چوکس کر دیتا اور اس کے دل کو نور یقین سے بھر دیتا ہے کہ

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ

خدائے قدوس و ودود تک پہنچانے اور اس کی لقا و معرفت اور قرب پانے کے لئے جتنے بھی راستوں کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ ان میں سے صرف قرآن کریم ہی وہ واحد کتاب مبین ہے، جو سب سے یقینی اور سیدھی راہ دکھاتی ہے۔ اور قرب و وصل الٰہی کے جام پلاتی ہے ؛

(باقی)

تجھے ربِّ محمدؐ نے نگاہِ عیسوی بخشی

مرے آقا! تری نظرِ کرم نے زندگی بخشی
میں اندھا تھا مری آنکھوں کو تو نے روشنی بخشی

مروں اسلام کی خاطر جنوں اسلام کی خاطر
مری عقل و خرد لے کر مجھے دیوانگی بخشی

کبھی اغیار کے آگے جھکا ؤ نگا نہ میں گردن
خدا کو جو پسند آئے مجھے ایسی خودی بخشی

کہا تو نے غلامانِ محمدؐ کو "اڑو اونچے"
مرے آقا ادا پرواز کی تو نے نئی بخشی

کہا تو نے "بڑھو علم و ہنر میں احمدی بچو"
کلیدِ کامیابی کی ہمیں نیلم پری بخشی

کہا تو نے کہ "مقصد سامنے رکھنا ضروری ہے"
ترقی جس پر قرباں ہو وہ قوت عزم کی بخشی

خلافت کی ردا تجھ کو مبارک ہو مرے آقا!
تجھے ربِّ محمدؐ نے نگاہِ عیسوی بخشی

— ق —

کہ تا سارے مسلمانوں کو ایسی زندگی بخشے
صحابہؓ کو کبھی جو زندگی مولا نے تھی بخشی

(عبدالماجد لائل پور)

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

حضرت سیدہ اُمِ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس امر کی منظوری عطا فرمائی تھی کہ سائنس بلاک کی تعمیر کا نصف خرچ لجنہ اماء اللہ برداشت کرے۔ اس اعلان پر دو سال سے زائد کا عرصہ گزر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک صرف پندرہ ہزار چھ سو روپے جمع ہوئے ہیں جو اصل رقم کا قریباً پانچواں حصہ ہے۔ ہماری بہنوں نے اس سکیم کی طرف پورے طور پر توجہ نہیں دی، ورنہ اتنی تھوڑی رقم تو ایک سال میں آسانی سے جمع کی جاتی تھی۔ وہ بہنیں جو ایک ایک مسجد کے لئے لاکھوں جمع کر سکتی ہیں، ان کے لئے صرف ۷۵ ہزار روپیہ اپنی بچیوں کی اعلیٰ سائنس کی تعلیم کے لئے جمع کرنا کیا مشکل تھی۔ پس بہنوں کو چاہیئے کہ اس کی طرف فوری توجہ کریں۔ اور صاحب استطاعت خواتین کو انفرادی طور پر اس میں شمولیت کی تحریک کریں۔ اگر ہر لجنہ پوری کوشش کرے تو اس سال یہ رقم پوری ہو سکتی ہے آسانی کے ساتھ۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ آیا ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ دارالعلوم ربوہ	۱۲ - ۱	دارالصدر غربی	۷ - ۰۰
" دارالبرکات	۵۰ - ۳۱	لجنہ کوئٹہ	۲ - ۰۰
" باب الابواب	۵۰ - ۳۹	" اسلام آباد	۲۸ - ۰۰
" دارالصدر شرقی ۲	۰۰ - ۵	" کراچی	۵۵ - ۰۰
لجنہ ناگرہل	۰۰ - ۵	" ساہی وال	۵۰ - ۰۰
" دارالنصر شرقی	۰۰ - ۲۲	" بھکر	۰۰ - ۳۸
" دارالرحمت غربی الف	۰۰ - ۲۸	میزان	۵۰ - ۲۷۴

خالد اور تشحیذ کے خریداران متوجہ ہوں

رسالہ خالد اور تشحیذ سے متعلق بعض شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض احباب نے رسالہ کا چندہ ادا کر دیا لیکن رسالہ جاری نہیں ہوا یا وقتاً فوقتاً بعض رسالے نہیں ملتے رہے۔ جب بھی ایسی شکایات موصول ہوتی ہیں فوری طور پر چھان بین کے بعد جائز شکایات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ ابھی تک بعض دوستوں کی شکایات کا ازالہ نہ ہوا ہو۔ اس لئے میں تمام ایسے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ جن کو خالد یا تشحیذ کی ترسیل سے متعلق شکایت ہو براہ راست مجھے اپنی شکایات سے مطلع فرمائیں اور یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جملہ شکایات کی چھان بین کروائی جائے گی۔ اور جلد از جلد ازالہ کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح اگر دفتر کی غلطی سے کسی خریدار کو کچھ رسالے نہیں ملے تو انہیں ہرگز مالی نقصان نہیں پہنچنے دیا جائے گا۔ اور ان کی خواہش کے مطابق یا تو گزشتہ نہ ملنے والے رسالے بھجوا دیئے جائیں گے۔ یا ان کا عرصہ خریداری اسی حصہ تک آگے بڑھا دیا جائے گا ؛

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میری بھانجی عزیزہ بشریٰ بنت محمد سلطان صاحب صدیقی آف سیالکوٹ بعارضہ ٹائیفائڈ بہت بیمار ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے بچی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مشتاق احمد خالد۔ اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرتؐ کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں

محمد احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

معاصرین سے

انبیاء علیہم السلام کا طریقِ کار

ماہنامہ میثاق اپریل ۶۹ء بحوالہ ہفت روزہ لاہور

(۲)

کچھ مغالطے

بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر اسلامی نظام کا قیام معاشرہ کی اصلاح ہی پر منحصر ہے۔ اور اس کے لئے اہل سیاست کے سے طریقے نہیں اختیار کئے جا سکتے۔ تو پھر یہ بیل کبھی منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔ ان کے خیال میں یہ طریقہ کار اتنی طویل مدت چاہتا ہے کہ جب تک معاشرہ کی اصلاح ہو گی اس وقت تک جو خرابیاں آج پاؤں پسر رہی ہیں۔ موجودہ نظام کے زیر سایہ پرورش پا کر سن بھر ہو جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ آج اگر اسلام کا نام لینے کا موقع ہے۔ تو کل یہ نام لینے کا بھی امکان نہیں باقی رہے گا۔ یہ بات بہت سے لوگوں کو دھوکے میں ڈالے ہوئے ہے لیکن ہمارے خیال میں اس میں کئی مغالطے چھپے ہوئے ہیں۔

اس میں پہلا مغالطہ تو یہ ہے کہ یہ حضرات اس بات کو محسوس نہیں کرتے کہ اگر ایک صحیح کام صحیح طریقہ پر کرنے میں بہت دیر لگنے کا اندیشہ ہے۔ تو اس کی تلافی کا یہ کونسا دانشمندانہ طریقہ ہے کہ ایک غلط کام بالکل غلط طریقہ ہی پر کر ڈالا جائے۔ غلط کام بہرحال غلط ہے وہ اس وجہ سے صحیح بن جائے گا۔ کہ وہ جلدی سے انجام پا جاتا ہے ہر کام کی ایک مخصوص فطرت ہوتی ہے۔ اور وہ نتیجہ خیز اسی صورت میں ہوتا ہے جب اس کو اس کے مخصوص ڈھب پر انجام دیا جائے اگرچہ اس میں کتنا ہی وقت لگے۔

دوسرا مغالطہ یہ ہے کہ بعض لوگ زبان کے بھاگ اور عمل کے جہاد میں اثرات و نتائج کے لحاظ سے جو فرق ہے اس کو نہیں سمجھتے۔

اگر اسلامی نظام کا دعوے محض زبان اور قلم پر ہو عملی زندگی اسلام کے حقیقی رنگ میں رنگی ہوئی نہ ہو تو اسلامی نظام تا قیامت قائم نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ آپ کو سیاسی اقتدار حاصل ہی کیوں نہ ہو جائے۔

سیاسی اقتدار دنیا میں اسلام کے بہت سے مدعیوں کو حاصل ہوا۔ لیکن اسلام کے لئے وہ اگر کچھ مفید ہوا تو اس کی شکل میں ہوا جب اقتدار والوں کی عملی زندگیوں میں اسلام کا کچھ اثر رہا۔ برخلاف اسکے ہم نے اپنی آنکھوں سے ایسے اشخاص دیکھے ہیں جنہوں نے چند سالوں کے اندر اندر معاشرہ کے معاشرہ کو اپنے رنگ میں رنگ ڈالا اور ملکوں اور قوموں کی قسمتیں بدل دیں۔ حالانکہ جب انہوں نے یہ کام کئے۔ ان کو سیاسی اقتدار حاصل نہیں تھا۔ اگر ان کو کوئی چیز حاصل تھی تو صرف یہ تھی۔ کہ وہ اپنے اصول۔ اپنے نظریات اور اپنے دعاوی کے فی الواقع مظہر تھے۔ اگرچہ ہمارے نزدیک ان کے بہت سے نظریات صحیح نہیں تھے لیکن کردار کا جادو وہ چیز ہے کہ بسا اوقات یہ کنجشکِ فرومایہ کو بھی عقاب و شاہین کی سرعت بخش دیتا ہے

تیسرا مغالطہ یہ ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر اقتدار پر قبضہ کر کے برائی کے پھیلانے والے طاقتور ہاتھوں کو معطل نہ کر دیا جائے تو بھلائی کے پھیلانے کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہ جاتا۔ ہمارے نزدیک یہ بات بھی صحیح نہیں ہے۔ کسی معاشرہ میں برائی کے پھیلنے کی اصل وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ برائی پھیلانے والے ہاتھ بڑے زوردار اور بڑے موثر ہیں۔ بلکہ اس کی اصلی وجہ یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ ان برائیوں کی برائی سے لوگوں کو آگاہ کرنے والے یا تو موجود ہی نہیں ہوتے یا موجود تو ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں اخلاص۔ دلسوزی اور دردمندی اور عزیمت نہیں ہوتی — اگر کسی معاشرہ کے اندر معاشرہ کا متجاور درد رکھنے والے برائیوں پر تڑپ جانے والے علم و دلیل کے ساتھ بات کرنے والے اور ہر برائی کے مقابل میں صداقت و عزیمت کے ساتھ ڈٹ جانے والے موجود ہوں تو وہ کسی سیاسی طاقت کے بغیر برائی کے طاقتور سے طاقتور ہاتھوں کو بھی معطل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ ایسے مردانِ حق کے سامنے برائی خواہ کتنے ہی زور اور دبدبہ کے ساتھ آئے لیکن وہ بھلائی کو مغلوب کرنے کے بجائے خود اپنے آپ کو عریاں کرتی ہے اور بالآخر اسے میدان سے پسپا ہونا پڑتا ہے اس کے خلاف اگر کوئی شہادت نہیں ملتی ہے تو صرف ایسے معاشرہ کے اندر ملتی ہے۔ جس کا فساد اس قدر بڑھ چکا ہے کہ قدرت کی طرف سے اس کے لئے ہلاکت مقدر ہو چکی ہو۔ ورنہ معاشرہ کے اندر اگر زندگی کی کوئی رمق باقی ہے تو صحیح طور پر کام کرنے والوں نے ان مظالم کو بھی حق کے لئے غذا بنا دیا ہے۔ جو طاقتور ہاتھوں نے باطل کی حمایت میں کئے ہیں۔ تنور میں آگ زوردار ہو۔ تو گیلی لکڑی کا بھی اسکو بجھانے کے بجائے اس کے لئے ایندھن کا کام دے جاتی ہے

۳۔ انبیاء علیہم السلام کے طریقہ کار کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ ان کی مخالفت و موافقت جو کچھ بھی ہوتی ہے للہ و فی اللہ ہوتی ہے۔ وہ حق کے ساتھی ہیں۔ خواہ وہ ان کے دشمن ہی کے اندر پایا جائے اور باطل کے وہ مخالف ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے کسی ہوا خواہ کے اندر ہی کیوں نہ پایا جائے۔ انہیں کسی خاندان۔ کسی گروہ۔ کسی پارٹی اور کسی قوم سے محض اس کے ایک مخصوص گروہ یا خاندان یا پارٹی ہونے کے سبب سے نہ دشمنی ہوتی اور نہ دوستی۔ دوستی اور دشمنی جو کچھ انہیں ہوتی ہے وہ اصول و عقائد اور اعمال و اخلاق کی بنا پر ہوتی ہے وہ اپنے مخالف کی خوبیوں کا بھی اسی فیاضی کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں اور اسی طرح اپنے موافق کی برائیوں پر بھی اسی شدت کے ساتھ نکیر کرتے ہیں۔ جس شدت کے ساتھ اپنے کسی مخالف کی برائیوں پر نکیر کرتے ہیں

گروہی مفاد

برعکس اس کے جو لوگ سیاسی طریقوں پر کام کرتے ہیں۔ ان کی دوستی اور دشمنی ان کے گروہی مفاد اور سیاسی مصالح و اغراض پر مبنی ہوتی ہے۔ ان کی تمام جدوجہد کا محور صرف اقتدار ہوتا ہے

اس وجہ سے ان کی یہ فطرت بن جاتی ہے کہ جو اقتدار سے محروم ہوں۔ وہ اصحاب اقتدار کے اندر کسی خوبی کا اقرار نہ کریں۔ اگرچہ وہ خوبی سورج کی طرح روشن ہو اور جو اقتدار کی کرسی پر براجمان ہوں۔ وہ اقتدار سے محروم جماعتوں کی کسی خوبی کا احترام نہ کریں اگرچہ وہ خوبی اندھوں کو بھی نظر آ رہی ہو۔ جس طرح ہم نے آج تک کسی ہدیٰ کی موجودگی میں اقتدار کے طالبین اور اقتدار سے محرومین کو کبھی ایک دوسرے کے لئے خیر خواہ اور انصاف پسند نہیں پایا۔ اختلاف برائے اختلاف ان کا دین ہوتا ہے اور اپنے اس دین کی پیروی وہ بحالت ہوش و حواس اور بہ ثبات عقل و اختیار کرتے ہیں اور اس احمقانہ رویہ کو اپنی سیاسی زندگی کی ایک ایسی ناگزیر ضرورت بتاتے ہیں۔ جس سے ان کے نزدیک مفر کی کوئی صورت ہی باقی نہیں ہے۔

۴۔ انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ کا دین قائم کرنے کے لئے آئے۔ اور اس مقصد کے لئے جس چیز کو انہوں نے ذریعہ اور وسیلہ بنایا۔ وہ تبلیغ و شہادت ہے۔ تبلیغ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دین ان پر اتارا۔ انہوں نے بغیر کسی کمی بیشی۔ بغیر کسی دخل و تصرف اور بغیر کسی رد و بدل کے پوری وضاحت و صراحت کے ساتھ خلق خدا کو پہنچا دیا۔ نہ اس کے مزاج میں کوئی تغیر ہونے دیا۔ نہ اسکے مواد میں۔ نہ اس کی ترتیب میں کوئی تبدیلی پیدا کی۔ نہ اس کی تدریج میں وہ اللہ کے دین کے امین تھے۔ اس کے موجد اور مصنف نہیں تھے۔ اسی وجہ سے اپنی ذمہ داری انہوں نے ہر طرح کے حالات میں صرف یہ سمجھی کہ اس کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے اس بات کی پرواہ کبھی نہیں کی کہ اس دین کی تبلیغ حالات و مصالح کے مطابق ہے یا نہیں اور لوگ اس کو رد کریں گے یا قبول کریں گے اگر مصلحت کے پرستاروں کی طرف سے کبھی یہ اصرار کیا گیا کہ فلاں بات میں اگر یہ ترمیم و اصلاح کر دی جائے تو وہ پورے دین کو بخوبی قبول کریں گے تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم اپنی جانب سے اس میں کسی رد و بدل کے مجاز نہیں ہیں۔ جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے۔ جس کا جی چاہے وہ رد کر دے۔

شہادت کا مطلب یہ ہے کہ دل سے۔ زبان سے قول سے۔ عمل سے۔ خلوت سے۔ جلوت سے۔ زندگی سے۔ موت سے۔ غرض اپنی ایک ایک ادا سے انہوں نے اس دین کی گواہی دی۔ جس کے وہ داعی بن کر آئے ان کی زندگی کی کتاب اور ان کی دعوت کی کتاب میں کوئی فرق نہیں ہوا۔ انہوں نے جس چیز سے دوسروں کو روکا۔ اس سے پوری شدت کے ساتھ خود پرہیز کیا۔ جس چیز کا دوسروں کو حکم دیا۔ اس پر خود پوری قوت و عزیمت کے ساتھ عمل کیا۔ ان کی دعوت اور ان کی زندگی یہی مکمل مطابقت درحقیقت ان کی دعوت کی صداقت کی وہ دلیل بنی۔ جس کو ان کے کڑے دشمن بھی جھٹلانے کی جرأت نہ کر سکے

(باقی)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲ - ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳ - وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۲۱

میں بشریٰ سعادت صاحبہ بنت مکرم سید سعید خالد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۳-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱ - کانٹے و انگوٹھی وزن ۱ تولہ مالیتی = ۱۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامضاء:- بشریٰ سعادت کراچی

گواہ شد:- عبد الرب انور نائب قائد کراچی

گواہ شد:- ناصر احمد ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۶۲۲

میں محترمہ حفیظہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم سید سعید خالد صاحب قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور ۱/۲ تولہ مالیتی ۷۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامضاء:- بلقیس صداقت

گواہ شد:- عبد الرب انور نائب قائد مجلس احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- ناصر احمد ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۹۶۲۳

میں بلقیس صداقت بنت سید محمد تعمیر خاں صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۳ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامضاء:- نصرت سلطانہ

گواہ شد:- عبد الرب انور احمدیہ ہال کراچی

گواہ شد:- ناصر احمد ناظم جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۹۶۲۴

میں نصرت جہاں بنت مولانا عبد المالک خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۳-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱ - زیور طلائی ۱/۲ تولہ مالیتی ۷۵/- روپے

۲ - زیور نقرئی ۵ تولے مالیتی ۳۰/-

کل جائیداد ۱۰۵/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامضاء:- نصرت جہاں

گواہ شد:- عبد الرب انور نائب قائد احمدیہ ہال کراچی۔

گواہ شد:- ناصر احمد ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۶۲۵

میں منظوراں بی بی زوجہ محمد یوسف صاحب قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آنبہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱ - حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے

۲ - زیور طلائی دو تولے ۳۰۰/-

میزان ۸۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامضاء:- منظوراں بی بی زوجہ محمد یوسف کھرل۔ بمقام کالیہ ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:- عبد الحق ولد حاجی عیسیٰ خاں موضع کالیہ۔ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:- حکیم عبد الرحمٰن صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۱۹۶۶۳

میں فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام سرور صاحب قوم جٹ گورایہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چیمہ چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے

(۲) زیور طلائی ۱/۲ تولے مالیتی ۲۵۵/-

(۳) بھینس ۲۵۰/-

کل جائیداد ۱۰۵/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامضاء:- فاطمہ بی بی اہلیہ غلام سرور صاحب سکنہ چیمہ چک ۱۱۷ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- چوہدری غلام سرور صاحب

گواہ شد:- محمد ابراہیم ساد بقلم خود جنرل سیکرٹری چیمہ

قائدین مجالس کی خدمت میں

ایک ضروری گزارش

اپنی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ بھجوانا ہر مجلس کے لئے ضروری ہے ماہ احسان رجحان ختم ہو چکا ہے۔ قائدین مجالس اس ماہ کی رپورٹ جلد بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے دو بچے ٹانگہ کی زد میں آکر شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ اور سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرماوے آمین

(محمد اسحٰق سرگودھا بلاک ۲۷)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ایئر مارشل نور خان چین کے دورہ پر جا رہے ہیں

اسلام آباد ۱۱ر جولائی۔ صدر کی انتظامی کونسل کے رکن ایئر مارشل نور خان ۱۲ر جولائی کو چین کے ایک ہفتے کے دورے پر پیکنگ روانہ ہوں گے۔ انہیں اس دورے کی دعوت حکومت چین نے دی تھی۔ اس بات کا اعلان کل وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کیا ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ دورہ کا مقصد اعلیٰ سطح پر دونوں ملکوں کے رہنماؤں کے درمیان رابطہ برقرار رکھنا اور باہمی دلچسپی کے تمام امور پر تبادلۂ خیال کرنا ہے۔

ایئر مارشل نور خان پیکنگ جانے کے لئے کل ڈھاکہ روانہ ہوں گے۔ ان کے ہمراہ وزارت خارجہ کے ایڈیشنل سیکرٹری مسٹر ایس ایم خان ایریکوڈور احمد۔ صحت و تعلیم سے متعلق ایئر مارشل کے مشیر مسٹر احسن رشید اور ایئر مارشل کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر نصر من اللہ بھی ہمراہ جائیں گے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان تعلقات نہایت اچھے ہیں۔ چین کی حکومت اور عوام نے پاکستانی لیڈروں کے دورۂ چین کا ہمیشہ خیر مقدم کیا ہے۔ چینی رہنما کچھ عرصہ سے پاکستان کا دورہ نہیں کر سکے۔ کیونکہ وہ اپنے ثقافتی انقلاب کے سلسلے میں مصروف رہے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں مارشل لاء کے نفاذ کے بعد ایئر مارشل نور خان پاکستان کے پہلے رہنما ہیں جو چین جا رہے ہیں۔ حکومت پاکستان نے چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کو پاکستان کے دورہ کی دعوت دی تھی جسے انہوں نے قبول کر لیا تھا ان کے دورے کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

کابل کانفرنس سے پاکستان کو کوئی دلچسپی نہیں

اسلام آباد ۱۱ر جولائی۔ پاکستان نے سرکاری طور پر کل اعلان کیا ہے کہ علاقائی تعاون اور تجارتی راہداری کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے کابل میں جس کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کی گئی ہے پاکستان کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کو بتایا ہے کہ علاقائی تعاون اسی صورت میں ممکن ہے کہ متعلقہ ممالک کے درمیان ٹھوس سیاسی تعلقات قائم ہوں۔ اور ان کے مشترکہ مقاصد ہوں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان اس قسم کے تعلقات قائم نہیں اور جب تک ان کے اہم تنازعات کا تصفیہ نہیں ہوتا۔ علاقائی تعاون کی ایسی کوئی بھی بات چیت جس میں دونوں ملک شامل ہوں بے مقصد اور غیر حقیقت پسندانہ ہوگی۔

ترجمان نے کہا کہ مجوزہ کانفرنس کے بارے میں پاکستان کے اس موقف کی بنیاد متعدد سیاسی عوامل پر ہے ان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ پاکستان کی رائے عامہ اس کانفرنس کے سخت خلاف ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان علاقائی تعاون کا اصولی طور پر حامی ہے اور پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان علاقائی تعاون اس کے اس دعویٰ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے لیکن اس قسم کا تعاون اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے کہ اس کی بنیاد متعلقہ ممالک کے درمیان مشترکہ مقاصد اور اچھے سیاسی تعلقات پر ہو۔

ڈھاکہ پہنچنے پر صدر مملکت کا بیان

ڈھاکہ ۱۱ر جولائی۔ صدر جنرل اے ایم یحییٰ خان نے کل لاہور سے ڈھاکہ پہنچنے پر کہا کہ میں نے بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کو بتا دیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستی صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب بنیادی جھگڑے حقیقت پسندی سے طے کر لئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مسز اندرا گاندھی نے مجھے حال ہی میں جو پیغام بھیجا ہے اس میں انہوں نے دونوں ملکوں کے درمیان باقی ماندہ جھگڑے ختم کرنے کے لئے کوئی نئی تجویز نہیں پیش کی۔ صدر یحییٰ خان نے اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ میں چند دنوں کے اندر ملک کے آئینی مسائل کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کروں گا۔

صدر یحییٰ خان مشرقی پاکستان کے آٹھ روزہ دورہ پر کل لاہور سے ڈھاکہ پہنچے۔ تیجگاؤں کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران صدر یحییٰ خان سے ایک اخباری نمائندے نے سوال کیا کہ ایسی صورت میں جب کہ آئینی مسائل پر بہت زیادہ اختلاف رائے پایا جاتا ہے ملک میں کسی قسم کا آئین نافذ کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں ملک کے آئینی مسائل پر چند دن کے اندر اندر اپنے رائے کا اظہار کروں گا۔

بھارت میں صدر راج نافذ کرنے کی تجویز

کھٹمنڈو ۱۱ر جولائی۔ بھارتی فوج کے سابق چیف آف سٹاف کری آپا نے تجویز پیش کی ہے کہ بھارتی آئین معطل کر دیا جائے اور ملک بھر میں پانچ سال کے لئے صدر راج نافذ کر دیا جائے انہوں نے کہا کہ ملک کے مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ اقدامات نہایت ضروری ہیں انہوں نے یہ بات کلکتہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران کہی۔

جنرل کری آپا نے کہا کہ صدر کا انتخاب بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہونا چاہیئے۔ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کو صدر کے انتخاب کا موجودہ طریقہ ختم کر دینا چاہیئے صدر کو ملک کا نظم و نسق چلانے کے لئے مشیروں کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ جن صوبوں میں نظم و نسق مفلوج ہو چکا ہے۔ اور بدامنی کا دور دورہ ہے ان کا انتظام فوج کے حوالے کر دینا ضروری ہے۔

بھارت کا احتجاج بے بنیاد ہے

اسلام آباد ۱۱ر جولائی۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے پاکستان اور چین کے درمیان تعمیر ہونے والی شاہراہ پر بھارت کے احتجاج کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت نے جس بنیاد پر احتجاج کیا ہے وہ غلط ہے اور اس علاقہ کا بھارت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ترجمان نے بتایا کہ بھارت کے احتجاج پر غور کیا جا رہا ہے اور اس کا جواب مناسب وقت پر دیا جائے گا۔

چاند سے مٹی کے نمونے لائے جائیں گے

لندن ۱۱ر جولائی۔ اپالو ۱۱ کے ہوا باز چاند سے مٹی اور پتھروں کے ۵۰ پونڈ سے زائد نمونے لائیں گے

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۹ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(نظارت امور عامہ)

معطی حضرات ایوانِ محمود کی خدمت میں!

معطی حضرات ایوان محمود کے اسماء گرامی کندہ کروا دیئے گئے ہیں۔ ایسے احباب جن کے وعدہ کی ادائیگی میں سے کچھ بقایا ہے ان سے التماس ہے کہ جلد از جلد بقایا ادا فرمائیں تاکہ ان کے اسماء گرامی بھی کندہ کرائے جا سکیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ جہلم کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ جہلم کا یہ اجلاس مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری سابق مبلغ افریقہ کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے محترم بخاری صاحب نے اپنی ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد اپنی زندگی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف کر دی تھی چنانچہ ۱۹۶۰ء میں آپ کو سلسلہ کی طرف سے مغربی افریقہ میں بھجوایا گیا جہاں آپ مسلسل چار سال تک نہایت خلوص و محنت سے فریضۂ تبلیغ سرانجام دیتے رہے وہاں سے واپسی کے بعد آپ بحیثیت انسپکٹر اصلاح و ارشاد سرانجام دے رہے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھانجے تھے۔ آپ مولوی فاضل کے علاوہ او ٹی پاس تھے۔ آپ نے تعلیم و تدریس کا پیشہ اختیار کیا۔ اور عرصہ دراز تک بطور مدرس کام کرتے رہے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند نہایت حلیم، کم گو، مخلص اور دعا گو بزرگ تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم)

وسعتِ عمل صفاتِ الٰہیہ پر ایمان لانے اور ان کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے

یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے مقابلہ میں فلاسفروں کے اخلاق بالکل ہیچ ہوتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ طٰہٰ کی آیت وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"حقیقت یہ ہے کہ وسعت عمل خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے اور ان کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے اور جو شخص صفات الٰہیہ پر ایمان نہ رکھتا ہو اس کا دائرہ عمل نہایت محدود ہوتا ہے۔ دائرہ عمل ہمیشہ اعلیٰ مطمح نظر سے وسیع ہوتا ہے اور جب کوئی اعلیٰ مطمح نظر سامنے نہ ہو تو اعمال بھی محدود ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے مقابلہ میں فلاسفروں کے اخلاق بالکل ہیچ ہوتے ہیں اور پھر ان کے اندر جو تھوڑے بہت اخلاق پائے بھی جاتے ہیں ان کا دائرہ عمل محدود ہوتا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا جائے تو ہمیں آپ کے اندر تمام اخلاق دکھائی دیں گے آپ میں سخاوت بھی شاندار طور پر نظر آئے گی آپ میں رحم بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ آپ میں انصاف بھی شاندار طور پر نظر آئے گا۔ آپ میں توکل بھی شاندار طور پر نظر آئے گا اسیطرح تحمل، بردباری دوسروں کے جذبات کا احترام عورتوں سے حسن سلوک۔ بنی نوع انسان کی خدمت، صبر، چشم پوشی، تعاون باہمی، بہادری، وفائے عہد اور اسی قسم کے سینکڑوں اخلاق آپ کے اندر شاندار طور پر دکھائی دیں گے لیکن کوئی فلاسفر ایسا نہیں نکل سکتا جو تمام اخلاق فاضلہ کا جامع ہو۔ بلکہ کسی میں کوئی ایک خوبی ہوگی اور کسی میں دو۔ اور پھر ان کا دائرہ بھی محدود ہوگا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جب تک کوئی اعلیٰ مطمح نظر نہ ہو اور جب تک کوئی ایسا کامل نمونہ سامنے نہ ہو جس کی نقل کی جا سکے اس وقت تک اعمال ایک محدود دائرہ میں ہی چکر کھاتے رہتے ہیں اور ان میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی اور چونکہ کلام الٰہی کا منکر خدا تعالیٰ سے اعراض کرنے کی وجہ سے صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا نہیں کرتا۔ اس لئے قیامت کے دن بھی جب خدا تعالیٰ کی صفات کا ظہور ہوگا تو وہ ان کو پہچان نہیں سکے گا اور اندھوں کی طرح کھڑا رہے گا۔ جس طرح وہ شخص جس نے کبھی خربوزہ نہیں دیکھا۔ خربوزے کو دیکھ کر بھی اسے پہچان نہیں سکتا۔ اسیطرح وہ شخص جس نے صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا نہیں کیا وہ صفات الٰہیہ کے ظہور کو بھی پہچان نہیں سکے گا اور نابینا ہونے کی حالت میں اٹھے گا۔ اس پر وہ گھبرا کر کہے گا کہ میں تو بڑا بصیر تھا مجھے آج اندھا کیوں پیدا کیا گیا ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى دنیا میں ہم نے اپنے رسولوں کے ذریعہ بیسیوں نشانات و معجزات ظاہر کئے تھے مگر تم نے ان کی طرف کبھی توجہ نہ کی۔ اگر تم بینا ہوتے تو ہماری آیات کا انکار کیوں کرتے۔ پس چونکہ تم پہلے بھی اندھے تھے اس لئے آج بھی اندھے ہی اٹھے اس سے معلوم ہوا کہ اخروی نابینائی درحقیقت روحانی ہی ہوگی کیونکہ فرماتا ہے جس طرح اب تم روحانی امور کو نہیں دیکھ سکتے اسیطرح تم دنیا میں روحانی امور کو نہ دیکھ سکے تھے۔ اگر روحانی نابینائی مراد نہ ہوتی تو كَذٰلِكَ کا لفظ استعمال نہ ہوتا۔ دوسری دفعہ كَذٰلِكَ اس لئے استعمال کیا کہ پہلے جہان میں بھی تیرے عمل کی وجہ سے ہم نے تجھے چھوڑ دیا تھا۔ اور اب بھی چھوڑ دیا ہے تجھے ہم نے بینا کبھی قرار نہیں دیا"

(تفسیر کبیر سورۃ طٰہٰ صفحہ ۴۷۹)

حضور ایدہ اللہ نے اس قسم کے احکام کی متعدد مثالیں دینے کے بعد خدام الاحمدیہ کو یہ امر بھی فراموش نہ کرنے کی نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا اور اپنے دین کا خادم تسلیم کر کے ہر مخلوق کی خدمت پر لگا دیا ہے اور اس کے بدلہ میں محض اپنے فضل سے اس جزا کا وعدہ کیا ہے کہ اس دنیا میں مال دار سے مال دار طاقت بھی وہ جزا نہیں دے سکتی۔ حضور نے فرمایا آپ سب لوگ یہاں اس عزم کے ساتھ اسلام سیکھنے اور سمجھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ آپ اس پر عمل کریں گے پس آپ جہاں اسلام سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں وہاں ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا بھی کریں کہ وہ آپ کو اور سب احمدیوں کو ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو بنی نوع انسان کی خدمت کے سلسلہ میں اس نے ہم پر عائد کی ہیں اور پھر اپنے فضل سے ہمیں اس انعام سے نوازے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے

حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب بیس منٹ تک جاری رہا جس کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سولہویں تربیتی کلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔

تربیتی کلاس ایوان محمود میں منعقد کی جا رہی ہے اور یہ ۲۵ جولائی تک جاری رہے گی۔

خدام الاحمدیہ کی سولہویں سالانہ تربیتی کلاس شروع ہو گئی

کلاس کا افتتاح حضور ایدہ اللہ نے ایک بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا سے فرمایا

اب تک ۱۳۲ مجالس کے ۲۳۶ خدام کلاس میں شرکت کے لئے ربوہ پہنچ چکے ہیں

ربوہ ۱۲ وفا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام کی سولہویں مرکزی سالانہ تربیتی کلاس کل ۱۱ وفا (جولائی) کو یہاں شروع ہو گئی۔ کلاس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں ایک بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا سے فرمایا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کلاس میں شرکت کے لئے اب تک ۱۳۲ مجالس کے ۲۳۶ خدام پاکستان کے مختلف علاقوں سے ربوہ پہنچ چکے ہیں یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین سالوں کے دوران سال بہ سال شروع ہونے والی مجالس اور خدام کی تعداد سے بہت زیادہ ہے اور ابھی بیرونی مجالس سے خدام کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد کلاس میں شامل خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں یہ باور کرایا کہ وہ اللہ اور اس کے دین کے خادم ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس حیثیت کے پیش نظر ان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کی ہیں جنہیں بڑی مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ جہاں دنیا کے لوگ اپنے نجی خادموں سے ظاہری صفائی اور پاکیزگی کی توقع رکھتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ اپنے خادموں سے باطنی صفائی پاکیزگی اور طہارت کا مطالبہ کرتا ہے۔

حضور نے خدام کو ان کی ایک اور اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جہاں دنیوی لوگوں کے خدمت گزار صرف ان کے اپنے نجی خادم ہوتے ہیں وہاں اللہ کا خادم ساتھ کے ساتھ اس کی مخلوق کا بھی خادم ہوتا ہے اور ہوتا بھی ہے بلا تفریق و امتیاز کل مخلوق کا خادم، جاندار مخلوق کا بھی اور بے جان مخلوق بھی۔ بے جان مخلوق کی خدمت کے ضمن میں حضور نے مثال کے طور پر درختوں کی حفاظت اور ان کی نگہداشت نیز راستوں اور سڑکوں پر سے تکلیف دہ چیزیں ہٹانے سے متعلق اسلامی احکام بیان فرمائے۔ نیز بنی نوع انسان کی خدمت کے ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ جہاں تک انسانوں کی خدمت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی احکام دیئے ہیں ان میں عمومیت پائی جاتی ہے جتنے بھی احکام ہیں وہ تمام بنی نوع انسان پر حاوی ہیں۔ ان کی بھلائی اور بہتری کے متعلق جتنے بھی احکام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں ملتے ہیں۔ ان میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تخصیص نہیں ہے مثلاً جب اسلام کہتا ہے سود نہیں لینا تو اس کا منشاء یہ ہے کہ کسی آدمی سے بھی سود نہیں لینا یہ نہیں نہیں فرمایا کہ مسلمان سے سود نہ لو اور غیر مسلم سے لے لو۔ یا جب اسلام یہ کہتا ہے کہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ تو اس نے کوئی تخصیص نہیں کی کہ مسلمان بھوکے کو تو کھانا کھلاؤ اور غیر مسلم بھوکے کو نہ کھلاؤ بلکہ اس نے تو اس بارہ میں امیر غریب کی بھی کوئی تفریق نہیں کی۔ کیونکہ بعض حالات میں امیر کو بھی کھانا میسر نہیں آ رہا ہوتا اس وقت اسے کھانا کھلانا بھی ضروری ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷